سلسلہ نمبر۲۲

''الحامد ٹرسٹ'' نزد جامعہ مدنیہ جدید رائیونڈ روڈ لاہور کی جانب سے شیخ المشائخ محدثِ کبیر حضرت اقدس مولانا سیّد حامد میاں صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بعض اہم خطوط اور مضامین کو سلسلہ وار شائع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے جو تا حال طبع نہیں ہو سکے جبکہ ان کی نوع بنوع خصوصیات اس بات کی متقاضی ہیں کہ افادۂ عام کی خاطر ان کو شائع کر دیا جائے۔ اسی سلسلہ میں بعض وہ مضامین بھی شائع کیے جائیں گے جو بعض جرائد واخبارات میں مختلف مواقع پر شائع ہو چکے ہیں تاکہ ایک ہی لڑی میں تمام مضامین مرتب و یکجا محفوظ ہو جائیں۔ (ادارہ)

یزید کے بارے میں اکابر اہل سنت والجماعت کا مسلک

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ

محترم حضرت مولانا قاضی مظہر حسین صاحب مدظلہم کی تحریرات بہت مفید ہوتی ہیں، مسلک اکابر اہل سنت والجماعت (دیوبند) میں انہیں بحمد اللہ تصلّب حاصل ہے۔ جماعت مودودی اور شیعوں سے انہیں اِس درجہ بُعد ہے کہ وہ مصلحتاً عارضی طور پر اِن سے سیاسی گٹھ جوڑ اور اتحاد کے بھی قائل نہیں ہیں۔ مسلک اکابر پر مضبوطی سے قیام ہی کی وجہ سے وہ شیعوں کی طرح خوارج کو بھی غلط گردانتے ہیں، اِن کے نظریات کی تردید کرتے ہیں۔

میں نے اِن کی تحریر ''دفاع صحابہؓ '' کا متعدد جگہ سے مطالعہ کیا اِس میں اِن سب مسالک پر تھوڑی تھوڑی روشنی ڈالی گئی ہے اور فرقہ خوارج یزیدیہ پر بھی رَد کیا ہے۔

یزید کے بارے میں اکابر اہل سنت والجماعت (دیوبند) کبھی حسن ظن میں مبتلاء نہیں رہے کیونکہ انہوں نے اُس کے پورے دورِ حکومت (امارت) کو سامنے رکھا ہے جس کی خرابی شہادت حسینؓ سے شروع ہوئی اور انجام واقعۂ حرہ اور مکہ معظّمہ پر فوج کشی پر ہوا، اِسی دوران یزید کی موت واقع ہوئی۔

اس نے مسلم بن عقبہ مری کو حکم دیا تھا کہ مدینہ منورہ فتح کرنے کے بعد تین دن تک جو چاہے کارروائی کرے، یہ ''حرمِ مدینہ'' کی زبردست اہانت تھی جو اُس نے کی، واقعۂ حرہ کے مقتولین پر صدمہ کا ذکر صحاح ستہ میں

بھی آتا ہے۔ تاریخ میں تو بہت کچھ ہے اِس میں سے ائمہ حدیث نے معتبر مان کر جو کچھ لکھا ہے اُس سے اِس کی زیادتیوں اور ظلم کا اندازہ کیجیے۔ حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں :

ثُمَّ خَرَجَ اَھْلُ الْمَدِیْنَةِ عَلٰی یَزِیْدَ وَخَلَعُوْهُ فِیْ سَنَةِ ثَلاثٍ وَّسِتِّیْنَ فَاَرْسَلَ اِلَیْهِمْ مُسْلِمَ بْنَ عُقْبَةَ الْمُرِّیَّ وَاَمَرَهٗ اَنْ یَّسْتَبِیْحَ الْمَدِیْنَةَ ثَلاثَةَ اَیَّامٍ وَاَنْ یُّبَایِعَهُمْ عَلٰی اَنَّهُمْ خولٌ وَّعَبِیْدٌ لِّیَزِیْدَ فَاِذَا فَرَغَ مِنْهَا نَهَضَ اِلٰی مَکَّةَ لِحَرْبِ ابْنِ الزُّبَیْرِ فَفَعَلَ بِهَا مُسْلِمٌ اَلْاَفَاعِیْلَ الْقَبِیْحَةَ. وَاَفْحَشَ الْقَضِیَّةَ اِلَی الْغَایَةِ ثُمَّ تَوَجَّهَ اِلٰی مَکَّةَ. (تهذیب التهذیب ج۱۱ ص ۳۶۱)

''پھر ۶۳ھ میں اہل مدینہ نے یزید کے خلاف خروج کیا، بیعت توڑ دی تو یزید نے ان کے پاس مسلم بن عقبہ مری کو لشکر دے کر بھیجا اور اُسے حکم دیا کہ مدینہ منورہ کو تین دن حلال رکھے (قتل یا لوٹ مار کے لیے) اور یہ کہ اہل مدینہ سے اِن کلمات پر بیعت لے کہ وہ یزید کے خادم اور غلام ہیں۔ اور جب اِس سے فارغ ہوجائے تو مکہ مکرمہ میں ابن زبیر پر چڑھائی کرے۔ یزید کے اِس حکم پر مسلم بن عقبہ نے بدترین افعال کا ارتکاب کیا، انتہا درجہ فحش معاملہ بناڈالا پھر مکہ مکرمہ روانہ ہوا''۔

تو اللہ تعالیٰ نے اُسے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی اپنی گرفت میں لے لیا، اُس نے مرتے وقت حصین بن نمیر السکونی کو اپنا قائم مقام امیرِ لشکر بنادیا، ان فوجوں نے حضرت ابن زبیر کا محاصرہ کیا اور کعبۃ اللہ پر منجنیق نصب کی، اس سے کعبہ کے ستون اور عمارت کمزور ہوگئی کعبۃ اللہ کو آگ بھی لگی، ان فوجوں کے ان ہی افعالِ قبیحہ کے دوران اچانک یزید کی ہلاکت کی خبر پہنچی تو یہ لشکری لوٹ گئے، وکفی اللہ المؤمنین القتال۔ اللہ تعالیٰ مومنین کے لیے قتال کے لیے کافی ہوگیا۔ یزید کی ہلاکت نصف ربیع الاول ۶۴ھ میں ہوئی اُس وقت اُسکی عمر چالیس سال سے کم تھی۔

حافظ ابن حجرؒ لکھتے ہیں :

وَقُتِلَ مِنْهُمْ خَلْقٌ کَثِیْرٌ مِّنَ الصَّحَابَةِ وَاَبْنَائِهِمْ وَسَبَقَ اَکَابِرَ التَّابِعِیْنَ وَفُضَلَائِهِمْ وَاسْتَبَاحَهَا ثَلاثَةَ اَیَّامٍ نَهْبًا وَّقَتْلاً ثُمَّ بَایَعَ مَنْ بَقِیَ عَلٰی اَنَّهُمْ عَبِیْدٌ لِّیَزِیْدَ وَمَنِ امْتَنَعَ قُتِلَ. (لسان المیزان ج۶ ص ۲۹۴)

''مدینہ شریف میں بہت ساری خلقت صحابہ کرام اور اُن کی اولاد میں سے قتل کر دی گئی، جو بڑے درجہ کے تابعین اور فضلاء تھے انہیں پہلے شہید کیا اور تین دن تک لوٹ مار، قتل و غارتگری کی اپنے لشکر کو عام اجازت دی پھر جو باقی رہ گئے اُن سے اِن الفاظ سے بیعت لی کہ یہ یزید کے غلام ہیں اور جس شخص نے یہ نہ مانا اُسے قتل کر دیا گیا''۔

ابن تیمیہؒ نے یزید کا یہ واقعہ اور اس کا سبب بیان کیا ہے کہ اُس نے اہلِ حرہ کے ساتھ جو کچھ کیا تو اُس کی (یزید کی اِس گستاخانہ جرأت کی) وجہ یہ ہوئی تھی کہ جب اہل مدینہ نے اُس کے نوابوں (نائبوں) کو اور اُس کے خاندان (رشتہ داروں) کو مدینہ شریف سے نکال دیا تھا اور اُس کی بیعت توڑ دی۔

وَاَمَّا مَا فَعَلَهٗ بِاَهْلِ الْحَرَّةِ فَاِنَّهُمْ لَمَّا خَلَعُوْهُ وَاَخْرَجُوْا نُوَّابَهٗ وَعَشِيْرَتَهٗ اَرْسَلَ اِلَيْهِمْ مَرَّةً بَعْدَ مَرَّةٍ يَطْلُبُ الطَّاعَةَ فَامْتَنَعُوْا فَاَرْسَلَ اِلَيْهِمْ مُسْلِمَ بْنَ عُقْبَةَ الْمُرِّيَّ وَاَمَرَهٗ اِذَا ظَهَرَ عَلَيْهِمْ اَنْ يُّبِيْحَ الْمَدِيْنَةَ ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ وَهٰذَا هُوَ الَّذِیْ اَعْظَمَ اِنْكَارَ النَّاسِ لَهٗ مِنْ فِعْلِ يَزِيْدَ وَلِهٰذَا قِيْلَ لِاَحْمَدَ اَتَكْتُبُ الْحَدِيْثَ عَنْ يَّزِيْدَ قَالَ لَا وَلَاكَرَامَةَ اَوَ لَيْسَ هُوَ الَّذِیْ فَعَلَ بِاَهْلِ الْمَدِيْنَةِ مَافَعَلَ.

(منهاج السنة ج۲ ص ۲۵۳)

''تو اُس نے یکے بعد دیگرے پیغام بھیجے کہ اہل مدینہ اطاعت قبول کرلیں لیکن وہ نہ مانے تو یزید نے مسلم بن عقبہ مری کو مدینہ شریف پر حملہ کے لیے بھیجا اور اُسے حکم دیا کہ جب تم غلبہ پالو، تو تین دن تک تمہیں لوٹ مار، قتل و غارتگری کی عام اجازت ہوگی اور اِس کا یہی وہ فعل ہے جس نے اُس پر لوگوں کی نکیر بڑھا دی۔ اس لیے امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کیا گیا کہ کیا ہم یزید کی حدیث لکھ لیں تو انہوں نے فرمایا نہیں اور اِس میں کوئی فضیلت نہیں۔ کیا یزید وہی نہیں ہے جس نے اہل مدینہ کیساتھ ناقابل ذکر بدسلوکی (ظلم و بے حرمتی) کی''۔

غرض اس نے لشکر بھیج دیا، لشکر کو اہل مدینہ پر ظلم کا حکم دیا پھر وہاں سے فارغ ہو کر مکہ مکرمہ پر حملہ کا حکم دیا تھا اور یہ سب کچھ اِسی کے حکم سے ہو رہا تھا کہ اِسی دوران شام میں یزید کی موت واقع ہوئی۔ امام غزالیؒ ابن عربی اور ملا علی قاریؒ جنہوں نے اِس کی پوری تاریخ پیش نظر نہیں رکھی انہوں نے اس کے لیے ترحیم دعاء رحمت کی بات

لکھی ہے، لیکن علماء اہل سنت والجماعت (دیوبند) نے اُس کے آخری عمل کو بھی سامنے رکھا تو اُنہوں نے ترحیم نہیں کی بلکہ بعض اکابر نے اس کے لیے ''پلید'' کا لفظ اور حضرت شاہ ولی اللہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ''سوءِ سیرت'' کا جملہ استعمال فرمایا ہے۔ اُس کے بارے میں امام غزالیؒ وغیرہ سے پہلے اسلاف کا نقطۂ نظر بھی یہی چلا آرہا ہے۔

یزید کے بارے میں امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کی گفتگو نقل کرتے ہوئے ابن تیمیہ لکھتے ہیں :

وَقَالَ لَهٗ ابْنُهٗ اِنَّ قَوْمًا يَّقُوْلُوْنَ اِنَّا نُحِبُّ يَزِيْدَ فَقَالَ هَلْ يُحِبُّ يَزِيْدَ اَحَدٌ فِيْهِ خَيْرٌ؟ فَقِيْلَ لَهٗ فَلِمَاذَا لَا تَلْعَنُهٗ فَقَالَ وَمَتٰى رَاَيْتَ اَبَاكَ يَلْعَنُ اَحَدًا.

(سوال فی یزید ص ۱۲)

''امام احمد رحمۃ اللہ علیہ سے اُن کے صاحبزادے نے عرض کیا کہ کچھ لوگ کہتے ہیں کہ ہم یزید سے محبت رکھتے ہیں تو انہوں نے فرمایا: کیا کوئی ایسا شخص کہ جس کی طبیعت میں نیکی ہو یزید سے محبت رکھے گا؟ اِس پر اُن سے عرض کیا گیا تو آپ اُس پر لعنت کیوں نہیں فرماتے؟ انہوں نے فرمایا تم نے اپنے باپ کو کب دیکھا ہے کہ اُس نے کسی پر لعنت کی ہو''۔

ابن تیمیہؒ کے نزدیک یزید خلفاء راشدین کی فہرست سے خارج ہے۔ حتی کہ جو شخص اِسے خلیفۂ راشد کہے اُس کے بارے میں وہ لکھتے ہیں :

وَمَنْ جَعَلَهٗ مِنَ الْخُلَفَآءِ الرَّاشِدِيْنَ الْمَهْدِيِّيْنَ فَهُوَ اَيْضًا ضَالٌّ مُّبْتَدِعٌ كَاذِبٌ.

(سوال فی یزید لابن تیمیة ص ۱۵)

''اور جو شخص یزید کو خلفاء راشدین میں جو ہدایت پر قائم رہے شمار کرے تو وہ بھی گمراہ ہے، بدعتی ہے، جھوٹا ہے''۔

حافظ ذہبیؒ اور حافظ ابن حجرؒ یزید سے روایت کردہ حدیثوں کے بارے میں لکھتے ہیں :

مَقْدُوْحٌ فِيْ عَدَالَتِهٖ لَيْسَ بِاَهْلٍ اَنْ يُّرْوٰى عَنْهُ. وَقَالَ اَحْمَدُ بْنُ حَنْبَلٍ لَايَنْبَغِيْ اَنْ يُّرْوٰى عَنْهُ. (لسان المیزان ج ٦ ص ۲۹۳. میزان الاعتدال للذهبی ج ۴ ص ۴۴۰)

" حدیث میں اِس کی عدالت مخدوش ہے، یہ اِس کا اہل نہیں ہے کہ اس سے حدیث کی روایت کی جائے اور امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا ہے کہ اِس کی روایت نہ لینی چاہیے"۔

اِن معروضات کے بعد گزارش ہے کہ یزید کے بارے میں جو ذہن محمود احمد عباسی کی کتابوں سے بن رہا ہے وہ صحیح نہیں ہے۔ عباسی صاحب نے اپنے خاص ذہن کی وجہ سے تاریخ کا بہت بڑا حصہ غائب ہی کر دیا ہے، آج کل لوگوں کا علمی ذوق اتنا ہی رہ گیا ہے کہ وہ اُردو کی کتابیں پڑھ لیں حالانکہ علماء کا فرض ہے کہ وہ یہ بھی دیکھیں کہ لکھنے والے نے تحریف اور قطع و برید تو نہیں کی اور اصل مراجع اور ماٰخذ کا بھی مطالعہ کریں اور اگر اتنی محنت نہیں کر سکتے تو اپنے اکابر کی تحقیقات پر اعتبار کریں۔ عباسی صاحب کی تمام ہی تحقیقات قطع و برید سے پُر ہیں۔ آج کل اسی طرح کی تحقیقات چھپ رہی ہیں، انہیں لوگ آخری تحقیق کا درجہ دیے جا رہے ہیں چاہے وہ تحقیق نہ ہو تحریف ہی ہو، کیونکہ موجودہ دور میں لکھنے والے متقی نہیں ہیں اس لیے اپنی خواہش کے مطابق جگہ جگہ سے عبارتیں لے کر ایک خوبصورت و مؤثر مضمون بنا دیتے ہیں جس کا حقیقت سے کوئی واسطہ نہیں ہوتا چہ جائیکہ وہ تحقیق ہو۔ اس لیے سب سے سہل اور عمدہ راستہ یہی ہے کہ اِسلاف کا مسلک معلوم کر لیا جائے اور اُس پر قائم رہا جائے۔ وَاللّٰہُ وَلِیُّ التَّوْفِیْقِ .

حامد میاں غفرلہٗ

۳؍جمادی الاولی ۱۴۰۲ھ

۲۸؍فروری ۸۲ء یکشنبہ

✿ ✿ ✿

درسِ حدیث

حضرت مولانا سید محمود میاں صاحب (مہتمم جامعہ مدنیہ جدید) ہر انگریزی مہینے کے پہلے ہفتہ کو بعد از نمازِ عصر شام 5:00 بمقام 537-A فیصل ٹاؤن نزد جناح ہسپتال مستورات کو حدیث شریف کا درس دیتے ہیں۔ خواتین کو شرکت کی عام دعوت ہے۔ (اِدارہ)